آپ بیتی: محمد رمضان صاحب

تحریر: جناب محمد عاقل (جدہ - سعودی عرب)

میرا ماضی اور حال

"میں اپنے ماضی کو یاد کرنا نہیں چاہتا!" --- یہ جواب ہمارے ایک نئے ساتھی نے مجھے اس وقت دیا' جب میں نے ان سے ان کے ماضی کے بارے سوال کیا!

جدہ (سعودی عرب) میں رہتے ہوئے دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں سے ملاقات ہوتی رہتی ہے اور ان کی زبانی بعض دفعہ عجیب و غریب حالات و واقعات سننے کو ملتے ہیں' نیز ایک دوسرے کے مذاہب و مسالک اور ممالک و قبائل کے بارے پتہ چلتا ہے--- میں آج قارئین کرام سے ایک ایسے شخص کا تعارف کروا رہا ہوں' جس کی داستان سبق آموز بھی ہے اور ایمان افروز بھی! --- اس شخص کا نام محمد رمضان ہے' جس کا تعلق تکہ کلاں ضلع جہلم (پاکستان) سے ہے اور یہاں سعودی عرب میں تقریباً سات سال سے مقیم' بن لادن کمپنی میں ملازم ہے۔

میں نے جب رمضان صاحب سے ان کے ماضی کے بارے سوال کیا تو انہوں نے کہا' میں اپنے ماضی کو یاد کرنا نہیں چاہتا--- میں نے کہا' اپنا ماضی تو ہر شخص کو بڑا پیارا ہوتا ہے' آخر اس کی وجہ؟ اس پر انہوں نے اپنی داستان یوں سنائی:

بھائی' میں پاکستان آرمی کی آرڈیننس کور میں عرصہ سولہ سال سے سروس کر رہا

تھا۔ بدعقیدگی کا یہ عالم تھا کہ میں نے منت مانی تھی' اگر خیریت سے ریٹائر ہوکر اپنے گاؤں پہنچ گیا تو پیر صاحب کی قبر پر چادر چڑھاؤں گا۔۔۔ پیر صاحب کے تقدس و عقیدت کی میرے دل میں کوئی انتہاء نہ تھی' یہی حال میرے پورے گاؤں والوں کا تھاا ور یہ سب کے سب ان کے سالانہ عرس میں بڑی باقاعدگی سے شریک ہوتے تھے ۔۔۔۔ آخر وہ وقت آگیا جب میں ریٹائر ہوکر اپنے گاؤں لوٹ رہا تھا' دل میں یہ خواہش شدت سے انگڑائیاں لے رہی تھی کہ پیر صاحب کے احسانات کا بدلہ ان کے مزار پر چادر چڑھا کر ' قوالی کروا کر اور گولہ بارود چلا کر چکانے کی کوشش کروں گا۔۔۔ میں گھر پہنچا اور لاہور سے ایک بڑی ہی قیمتی چادر مع سامانِ آتش بازی خریدی' اور پھر وہ ساعت بھی آئی جب میں نے یہ چادر پیر صاحب کی قبر پر بڑی دھوم دھام سے چڑھائی ۔۔۔۔ اس کے بعد گاہے بہ گاہے اس قبر کے چکر کاٹتا رہا،لیکن اچانک ہی میری زندگی میں ایک نیا موڑ آیا۔۔۔ مجھے سعودی عرب میں نوکری مل گئی ۔ سوچا کہ وہاں جانے سے ہمارا مستقبل سنور جائے گا۔۔۔ پھر وہ مبارک وقت آیا جب میں سعودی عرب پہنچ گیا۔ یہاں میرے شب و روز اچھے گذر رہے تھے کہ ایک دن میری ملاقات اپنے مستقبل کے دو ساتھیوں سے ہوئی' ایک کا نام خادم حسین اور دوسرے کا امیر حسین عباسی تھا۔ ان دونوں نے بہت ہی اچھے اخلاق کا مظاہرہ کیا اور رفتہ رفتہ ہماری دوستی پکی ہوگئی۔ ایک دن انہوں نے مجھے اپنے ساتھ مسجد میں چل کر درس سننے کی دعوت دی۔ یہاں ریاض شہر میں بخاری شریف اور قرآنِ کریم کا درس ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب ' برادر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ دیتے ہیں ۔۔۔ اس دن صحیح بخاری شریف کا درس تھا' جسے سن کر میں بے حد متاثر ہوا' اس کے بعد درس سننا میرا معمول بن گیا' تاہم ایک دن شیطان نے بہکایا اور میں درس میں شرکت کے لئے جاتے جاتے ٹھٹھک گیا' سوچا کہ کہیں یہ لوگ بدعقیدہ تو نہیں ہیں؟ سوچتا گیا اور الجھتا گیا ۔۔۔۔ ان کے ہاں قرآن حدیث کے سوا کوئی بات ہی نہیں ہوتی ۔۔۔ اور ہمارے ہاں ؟ فلانے پیر کی یہ کرامت ' فلاں کی یہ ' اور فلاں امام کی یہ بات ! ۔۔۔ پھر خیال آتا ' یہ لوگ بزرگوں کو تو مانتے ہی نہیں' اماموں کے بھی منکر ہیں ۔۔۔ اسی ادھیڑ بن میں پورا راستہ کٹا' اور پھر اپنے ان ساتھیوں سے کہہ ہی دیا کہ بھئی تم لوگ ہو تو بڑے اچھے' تمہارے اخلاق نے بے حد

متاثر کیا ہے' تمہارے شیوخ بھی اچھے ہیں اور اچھی باتیں کرتے ہیں' لیکن تم ہمارے بزرگوں کو نہیں مانتے' ہمارے امام کو نہیں مانتے' ان کی کبھی کوئی بات ہی نہیں کرتے ---- یوں معلوم ہوتا ہے' تم ان کے قائل ہی نہیں ہو---- میں معذرت چاہتا ہوں ' آپ کے ساتھ درس میں شریک نہیں ہوسکتا!

میری باتیں سن کر میرے ساتھیوں کو دکھ ہوا' لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری اور مجھے کچھ کیسیٹیں سننے کو دیں ---- ان میں سے زیادہ تر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کی کیسیٹیں تھیں' جو میں نے ساری کی ساری سنیں' اور سننے کے بعد یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا کہ میں کیا ہوں' اور مجھے کیا ہونا چاہیئے تھا ؟ ----- وہ قوالیاں ' وہ چادریں ' وہ چڑھاوے اور وہ آتش بازی کیا تھا ؟ ----- یہاں سعودی عرب میں تو ایسی کوئی چیز ہی نہیں' لیکن ہمارں ہاں ؟ ----- پھر قرآن و حدیث بھی اس بارے بالکل خاموش ہیں' لیکن ہمارے دین و شریعت عبارت ہی انہی باتوں سے ہیں- کہیں ہم غلط تو نہیں ؟ ہماری مساجد اور درباروں پر جو کچھ ہوتا ہے ! وہ کون سی شریعت ہے' اور یہ سب کچھ کہاں لکھا ہے ؟ میں جوں جوں سوچتا گیا' میری الجھن بڑھتی چلی گئی----- اپنے ہم عقیدہ لوگوں سے ان سب چیزوں کا جواز طلب کرتا' دلائل مانگتا کہ ہم یہ سب کچھ کیوں کرتے ہیں' جب کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کا حکم نہیں دیا ؟ ------ لیکن وہاں دلیل تو کوئی تھی نہیں' بس وہی گھسی پٹی باتیں کہ دیکھنا کہیں گمراہ نہ ہوجانا' بزرگوں کا بے ادب و گستاخ نہ بن جانا! ---- جب مجھے اپنے طرزِ عمل کے جواز کے لئے کوئی بھی معقول دلیل نہ مل سکی' تو میں نے ہار مان لی اور قرآن و حدیث کے فرامین کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوگیا........

اب مجھے تعجب ہوتا ہے اپنے ماضی پر ' کہ میں کس قدر گمراہ تھا ؟ اور اسی لئے میں اپنے ماضی کو یاد نہیں کرنا چاہتا' دکھ ہوتا ہے' سوہانِ روح ہے اس کا خیال بھی میرے لئے ! ---- اب میں صرف یہ سوچتا ہوں کہ یہ حق گو' حق شناس ' حق آگاہ لوگ مجھے پہلے کیوں نہ مل گئے ؟ ----- اگر ایسا ہوتا' تو میں قبر پرستی سے بہت پہلے باز آگیا ہوتا ---- آہ ! میں نے اپنی زندگی کے بہترین شب و روز عرسوں' قوالیوں کی خرافات میں کھو دیئے اور اپنی محنت سے کمائی ہوئی حلال و پاکیزہ کمائی بھی گدی نشینوں کی نذر کر

کے گندی کرتا رہا--- کاش میں یہ سب کچھ نہ کرتا!

میرا ماضی بڑا کربناک ہے' بڑا ہی اندوہ ناک ' تاہم اس کے ساتھ ساتھ میرا حال آسودہ ہے اور ضمیر مطمئن ! --- قرآن و حدیث کے مطالعہ کے بعد مجھے یہ معلوم ہوچکا ہے کہ توبہ سے شرک بھی معاف ہوجاتا ہے' الحمد للہ کہ میں ان گمراہیوں سے تائب ہوکر صراطِ مستقیم تلاش کرچکا ہوں --- اب میرے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے ان نیک ساتھیوں اور علمائے اہلحدیث کے لئے دعائیں نکلتی ہیں' جن کی کوششوں اور تبلیغ دین سے مجھے قرآن و سنت کی راہ دیکھنے کی توفیق نصیب ہوئی ---- میں اپنے ملک پاکستان میں رہنے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ بے جا ہٹ دھرمی ' تعصب اور اندھی تقلید سے کام نہ لیں ' قرآن و حدیث کا خود مطالعہ کریں' انشاء اللہ ہدایت ضرور نصیب ہوگی !

قارئینِ کرام اور خاص طور پر موحدین کو میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ان کی دعوتی سرگرمیاں انتہائی عمدہ اور بہت بڑے پیمانے پر ہونی چاہییں' اور دعوتِ حق تمام لوگوں تک ضرور پہنچانی چاہیئے ---- ہدایت دینا تو اللہ رب العزت کے اختیار میں ہے --- وما علینا الا البلاغ!

بقیہ نماز..

بے شک یہی کلید ہے قصرِ بہشت کی
وا ہوگا حشر میں درِ جنت نماز سے
شیرازہ ہوسکے گا نہ اس دیں کا منتشر
ملتا ہے درسِ نظم و جماعت نماز سے
دنیا سے کچھ ملا ہے نہ عقبیٰ میں کچھ ملے
برتے جو جان بوجھ کر غفلت نماز سے
نفرت ہے اس بشر سے رسالتماب ﷺ کو
روزے سے جس کو عار ہے' نفرت نماز سے
کوئی گدا ہو' میر ہو' سلطانِ وقت ہو
عاجزؔ نہیں کسی کو بریت نماز سے !